11677

استفتاء برائے کتب ڈیجیٹلائزیشن (حقوق مجردہ)

محترم و مکرم مفتی صاحب صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل امور و حقائق کے پیش نظر کتب دینیہ کی ڈیجیٹلائزیشن (کتاب کو ڈیجیٹل آلات جیسے موبائل یا کمپیوٹر وغیرہ کے ذریعہ استفادہ و تحقیق و تلاش کے لئے مہیا کرنے) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ا۔ کیا حقوق طبع والی کتاب ڈیجیٹلائز کر کے نشر کرنا مالک کے مالکانہ حقوق میں داخل ہے؟ نیز ڈیجیٹلائزیشن کو حقوق طباعت میں کس قدر دخل ہے، خصوصاً جبکہ:

الف۔ مالک اس سے مالی نفع کمانے سے نہ صرف یہ کہ خود گریز کرتا ہے، بلکہ نشر کرتے وقت اس سے مالی نفع کمانے کو منع بھی کرتا ہے، اور عملاً ان کتب سے مالی نفع کمانے کا عمومی رجحان بھی نہیں۔

ب۔ بعض علماء کے نزدیک ڈیجیٹلائزیشن تو کجا حق طباعت بھی معتبر نہیں۔

ج۔ فی زمانہ تقریباً اکثر علمی حلقہ ڈیجیٹل کتب سے استفادہ کرتا ہے، اس اہم مسئلہ میں اشد ضرورت کے تحت اہل علم کے تعامل کی کیا تاویل کی جائے؟، بالخصوص جب کہ ایسی صورت حال بھی ہو کہ:

I. امت مسلمہ کے مفاد عامہ کے ہنگامی مسائل کا ہجوم ڈیجیٹل لائبریریز میں تلاش و تحقیق کے بغیر نمٹانا مشکل ہو۔

II. مسلم و غیر مسلم ممالک میں بارڈرز کی رکاوٹ کے باعث کتابوں کو علمی حلقہ یا غیر مسلموں تک پہنچانے کی کوئی سبیل نہ ہو، یا سبیل بھی ہو تو اس قدر گراں کی کتاب سے بھی بھاری قیمت چکانی پڑتی ہو۔

III. علم کی خدمت کے عنوان سے بیشتر تجار کے ہاں کتب کی گراں فروشی اپنے عروج پر ہو۔

د۔ کاغذ کی گرانی اور روز افزوں ایک منصوبہ بندی کے تحت مہنگائی (کہ اب کاغذ کا نرخ یومیہ سونے کی طرح کھلتا ہے) سے کتب کی خریداری اہل علم کی دسترس سے باہر ہوتی جا رہی ہو، جس سے نہ صرف یہ کہ علمی و مطالعتی فقدان جنم لے سکتا ہے، بلکہ سرے سے کتب کی عدم دستیابی بھی جنم لے رہی ہے۔

ہ۔ بہت سا بلکہ اکثر بیش بہا علمی خزینہ طباعت سے آراستہ نہیں، جس سے استفادہ کی ڈیجیٹل کتب کے علاوہ کوئی صورت نہیں۔

۲۔ کتب کی ڈیجیٹلائزیشن سے (بلاواسطہ یا بذریعہ اشتہارات بلواسطہ) مالی نفع کمانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ازراہ عنایت قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

مستفتی: یوسف حسین

0321-2130104

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۳/۲۰۱۰

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۲،۱)واضح رہے کہ کتاب کی تصنیف اور اس کی طباعت پر بعض اوقات لاکھوں روپے تک خرچ ہوجاتے ہیں اور تصنیف کرنے والا اس کے لئے جسمانی اور ذہنی مشقتیں برداشت کرتا ہے اور راحت وآرام کو قربان کرتا ہے اور اس کے لئے بہت وقت خرچ کرتا ہے لہذا اس کو اس تصنیف سے نفع حاصل کرنے کا اس شخص سے زیادہ حق حاصل ہونا چاہئے جو تھوڑے سے مال میں اس کتاب کو خرید کر اس کی نقل کم قیمت میں آگے فروخت کرے اور اس کو ضرر پہنچائے اسلئے کسی کتاب کی تصنیف کرنے والا قانون اور عرف میں جس طرح اس حق کو اپنے پاس محفوظ کرسکتا ہے، شرعاً بھی اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس حق کو اپنے پاس محفوظ کرکے اس کی نقل بنانے اور فروخت کرنے پر پابندی لگائے، اور جس شخص یا ادارہ سے اس کا باقاعدہ معاہدہ ہوجائے تو شرعاً اس پر واجب ہے کہ اس معاہدہ کی پابندی کرے اور اس کی نقل آگے کسی کو بھی فروخت نہ کرے ورنہ گناہ گار ہوگا تاہم اس کی آمدنی حرام یا مکروہ نہیں کہلائے گی پھر بھی اس کی تجارت سے گریز کرنا ضروری ہے۔

لیکن کسی شخص کا اصل کمپنی سے معاہدہ نہیں اور اس کا مقصد دھوکہ دینا اور تجارت کرنا بھی نہیں، بلکہ وہ محض ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کو کمپیوٹر، انٹرنیٹ پر دیتا ہے یا سی ڈی اور ہارڈ ڈسک وغیرہ میں محفوظ کرکے کسی کو دیتا ہے تو شرعاً اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے نیز کسی ایسے شخص سے جس کا کمپنی یا ادارہ سے معاہدہ نہ ہو قیمتاً خریدنے کی بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ یہ نجی ضرورت کے لئے ہو، تجارت کے لئے نہ ہو اور خریدنے والا شخص جس مسلم ملک میں رہتا ہے اس ملک کی مسلمان حکومت نے ایسی ضرورت کے لئے خریدنے یا مفت حاصل کرنے کی قانوناً ممانعت نہ کی ہو، البتہ اگر کسی ایسے شخص سے خریدے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اس نے کمپنی سے نقل نہ بیچنے کا معاہدہ کر رکھا ہے تو اس سے خریدنا جائز نہیں۔ (تبویب، ۲۶۲/۱۷، ۸۳۳/۳۶)

خلاصہ یہ کہ حقوقِ طبع والی کتاب ڈیجیٹلائز کرکے تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ نجی استعمال کی گنجائش ہے، بشرطیکہ قانوناً اس کی ممانعت نہ ہو۔

فقه البيوع على المذاهب الأربعة (١/ ٢٨٦)

"فالراجح عندنا, والله سبحانه وتعالى أعلم, أن حق الإبتكار والتاليف حق معتبر شرعا, فلا يجوز لأحد أن يتصرف في هذا الحق بدون إذن من المبتكر أو

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

المؤلف, وينطبق ذلك على حقوق برامج الكمبيوتر أيضا. ولكن التعدي على هذا الحق انما يتصور إذا أنتج احد مثل ذلك المنتج أو الكتاب أو البرنامج بشكل واسع للتجارة فيه, أو بقصد الإسترباح. أما إذا صوره لإستعماله الشخصي, أو ليهبه إلي بعض أصدقاءه بدون عوض, فإن ذلك ليس من التعدي على حق الإبتكار. فما توغّل فيه نشرة الكتب ومنتجو برامج الكمبيوتر من منع الناس من تصوير الكتاب, أو قرص الكمبيوتر, أو جزء منه لإستفادة شخصية, و ليس للتجارة, فإنه لا مبرر له أصلا. وهذا ما ينطبق عليه أن مالك الكتاب أو القرص يملك ما شاء فيه من التصرفات للإستفادة الشخصية, وليس للمنتج ان يمنعه منها. وإنما الممنوع أن ينتج مثلها بقصد الإسترباح والتجارة فيه بدون إذن منه.........

والله سبحانه وتعالیٰ اعلم ....

امان الله بن صفدر خان

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/ محرم الحرام/ ۱۴۴۰ھ

۲۴/ ستمبر/ ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/ محرم الحرام/ ۱۴۴۰ھ

۲۴/ ستمبر/ ۲۰۱۸ء

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۸۳/۲۰۱۰

مورخہ ۱۴۴۰/۱/۱۴ھ

۲۰۱۸/۹/۲۵

جامعہ دارالعلوم کراچی

محمود

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۳/ ۱/ ۱۴۴۰ھ

۲۴ ستمبر ۲۰۱۸ء

۱۳/ ۱/ ۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner